ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

بدر

قادیان ۔ ضلع گورداسپور

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش بجام نور الدین

ضمیمہ درس قرآن مجید

چار روپے پیشگی

جلد ۱۲

۲۸ ۔ شوال ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ ۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء مطابق ۲۵ ۔ اسوج

نمبر ۱۵

ضعیف و مردہ دلے گر بقادیان را | بروز جمعرات | کہ ہست محی موتی کلام نور الدین

شرائط بیعت

اول ۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زناء اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بہ قضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔

دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدم دوری از آں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر ۔ پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ۴ مع اپنے اہل بیت کے بخیر و عافیت ہیں۔ عصر کے وقت مسجد اقصےٰ میں درس فرماتے ہیں۔ شام کے بعد بھی میاں عبد الحی قرآن شریف پڑھتا ہے اس وقت بھی کئی لوگ شامل ہوتے ہیں اور بخاری شریف کا درس بھی شروع ہو گیا ہے۔ مولوی صدر الدین صاحب اور مولوی محمد سرور شاہ صاحب وغیرہا ۳- اکتوبر ۱۹۱۲ء شملہ لکچر دینے کے لئے تشریف لے گئے ہیں خدا تعالیٰ ان کو سالماً غانماً واپس لائے۔

یہ کون صاحب ہیں؟ تشمیہ میں کوئی صاحب ترجمۃ القرآن۔ ادعیۃ الاحادیث ہدایات طلب کرتے ہیں نام و پتہ نہیں لکھا۔ وی پی کس طرح جاوے۔ اطلاع دیویں۔

دُعا مدد منشی جلال الدین و سید گلزار حسین صاحب احباب سے دُعائے خیر کے خواستگار ہیں ؛

آج لکھنؤ میں کمترین نے حضرت علی اسد اللہ غالب کے نام کے ساتھ لفظ علیہ السلام کا استعمال کر دیا اور محبت کے ساتھ خدا واسطے استعمال کیا۔ لیکن ایک مولوی صاحب حق کے کہنے والے نے بھری مجلس میں کافر کہہ کر استفتاء دہلی بھیجا چنانچہ مدرس مسجد فتحپوری دہلی کے مولوی صاحب نے فتوےٰ دیا کہ لفظ علیہ السلام کا سوائے پیغمبروں کے کسی مومن۔ صالح۔ امام۔ مجدد پر بولنا کفر ہے اور مکروہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور ایک طرف یہ بھی لکھا ہے کہ جو حیات مسیح کا قائل نہیں وہ ضال ہے۔ دجال ہے گمراہ ہے اس سے بچو۔ کہتا ہوں میں اے علمائے اسلام پورب۔ پچھم اوتر۔ دکھن والے خدا سے ڈرو اور اپنی آنکھیں اس حق کی طرف کھولو۔ جو آفتاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس تاریکی پر طلوع ہوا جس میں علمائے یہود بھی تھے۔ جن کی بابت خدا پاک نے فرمایا کہ وہ حمار کی طرح ہیں۔ باوجود کتابیں رکھنے کے الہامی مکاشفہ نہیں۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو سلامتی کے بادشاہ ہیں۔ جنھوں نے دنیا کو ہلاکت سے نکال کر سلامتی میں داخل کیا تاکہ خدائے برتر کی وہ عظمت اور بزرگی کو حاصل کرنے کے بعد خدا کی دائمی رحمت یعنے سلامتی ان کو ہمیشہ کے لئے خوشحال رکھے۔ کیا وہ لوگ جنھوں نے اس کو صداقت کے ساتھ نہایت فروتنی اور محبت سے قبول کیا اس لائق نہیں ہیں کہ اون پر سلامتی کا لفظ بولا جاوے دیکھو اور اپنی آنکھیں کھولو۔ جناب موسےٰ علیہ السلام فرعون کو تبلیغ کرتے وقت فرماتے ہیں۔ والسّلام علی من اتبع الھدیٰ۔ سلامتی یعنے دائمی فضل اُس کے پاکیزہ بندوں کے اوپر رہے گا۔ جو کہ راستی کی پیروی کرتا ہے۔ عقلمند کے لئے تو صرف ایک نکتہ ہی کافی ہے لیکن تاہم بھی دو شاہدوں کا ہو جانا اور بھی اچھا ہے وُہ یہ ہے جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ تمام خوبیوں کا سرچشمہ خدا ایک ہے اور دائمی فضل خدا کے برگزیدہ بندوں پر رہے گا اور پھر التحیّات میں کہا جاتا ہے۔ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین۔ اپنے پر سلام ہو سکتا ہے اور صالح بندوں پر۔ کیا حضرت علی علیہ السلام صالح بندے نہیں۔ مُسلمان سب ایک دوسرے کو السلام علیکم کہتے ہیں پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ محروم کیوں۔ مولوی صاحبان کو چاہیئے کہ تحفہ اثنا عشریہ دیکھیں۔ ردّ مذہب شیعہ میں جا بجا حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدّث دہلوی رح نے مولا علی اسد اللہ غالب و دیگر ائمہ علیہم السلام کے اسمائے شریف کے بعد لفظ علیہ السلام تحریر فرمایا ہے۔ اسی طرح ابو داؤد و صحیح بخاری بعد از ذکر حضرات علی و حسنین و حضرت فاطمہ زہرا۴ و حضرت خدیجۃ الکبریٰ و حضرت عباس ۴ لفظ علیہ السلام موجود ہے یہ لفظ سلام وہ لفظ ہے جس کا استعمال شرعاً مابین اہل اسلام حکماً رواج دیا گیا ہے۔ حتےٰ کہ مقابر میں جا کر بھی مردوں سے السلام علیکم یا اہل القبور کہنے کا حکم ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری وغیرہ کتب معتبرہ فقہ حنفی میں موجود ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ صرف ضمیر غائب ملا کر علیہ السلام کہنا کسی بزرگ کے نام کے بعد ناجائز ہو جاوے۔ ثم نقول السّلام علےٰ من اتبع الھدیٰ۔

راقم۔ کبیر الدین احمد (احمدی) سکرٹری انجمن احمدیہ محلہ بشیرت گنج۔ لکھنؤ ۱۹۱۲-۹-۲۳

لیڈر صاحب آریہ گزٹ اپنے اخبار میں اور نیز ایک پرائیویٹ لیٹر کے ذریعے سے دریافت کرتے ہیں کہ اس زمانہ کا ہمارا سب سے بڑا مذہبی لیڈر کون ہے سو بجواب گذارش ہے کہ ہم پانچ لاکھ احمدیوں کے نزدیک سب سے بڑے مذہبی لیڈر حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ہیں۔ اور ان کے بعد حضور کے خلیفہ نور الدین صاحب ہیں جو کہ ہم کو اس وقت تمام مذہبی اُمور میں لیڈ کرتے ہیں۔

مسلم گزٹ۔ مولانا آزاد سبحانی نے پے در پے کئی مضامین ہمارے اخبار میں اس غرض سے لکھے ہیں کہ وہ اشاعت اسلام کا صحیح طریقہ بتائیں اور اس طریقہ پر عمل کرنے کے لئے ایسے مُسلمانوں کو اکسائیں۔ جن میں وہ مجوزہ شرائط کے پورا کرنے کی قابلیت دیکھتے ہیں۔ انھوں نے اپنے مضامین میں دو قسم کے مسلمانوں کو مخاطب کیا ہے ایک وہ جو دنیوی دولت اور وجاہت کے لحاظ سے ممتاز اور سربرآوردہ ہیں دوسرے وہ جو اس لحاظ سے تو نہیں مگر علمی لیاقت اور خوش بیانی اور مذہبی زندگی کے لحاظ سے اس کام کے لائق خیال کئے جاتے ہیں۔ طبقۂ اول پر ان کی آواز کا اثر ہو۔ یہ دشوار نظر آتا ہے۔ اور ظاہری طور پر کوئی امید نہیں ہے کہ اس طبقہ سے کوئی شخص مرد میدان بن کر اٹھے مگر دوسرے طبقہ میں بلا شبہ بہت سے ایسے اشخاص موجود ہیں کہ اگر ان کے دلوں میں اصلی اُمنگ پیدا ہو جائے تو وہ اپنے استقلال اور متواتر قربانیوں سے پائدار اثر پیدا کر سکتے ہیں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اسی دوسرے طبقہ میں سے تھے جنھوں نے ایک وسیع گروہ میں اپنا اثر پھیلایا ہے اور وہ اثر آج تک زندہ ہے اس طبقہ کے لوگ عام مسلمانوں کی نسبت زیادہ پرجوش نظر آتے ہیں اور کام کرنے کی امنگ اور مذہبی زندگی بسر کرنے کا ولولہ ان کے دلوں میں خاص طور پر ہے وہ افسردگی جو عام مسلمانوں پر چھائی ہوئی ہے اس طبقہ کے لوگوں میں نہیں پائی جاتی۔ خواجہ کمال الدین صاحب اسی حلقہ

بدرِ منوّر

خیالی تصویر نہ بناؤ

فرمایا۔ اَلَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ عَہِدَ اِلَیْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْکُلُہُ النَّارُ ط اس کے بارہ میں ایک عجیب نکتہ میں تم کو سناتا ہوں۔ تم سب آدمی غور کرو جب تم کسی کا نام سنتے ہو۔ تو تمہارے دل میں ایک شکل آجاوے گی۔ مگر پھر جب اس کو دیکھتے ہو تو کیا نفس الواقعہ ویسی ہی تصویر ہوتی ہے جو تم نے اپنے ذہن میں تجویز کر رکھی تھی ہرگز نہیں۔ بلکہ اور ہوتی ہے۔ اس سے میں نے ایک نتیجہ نکالا۔ جب میں نے اللہ کا نام سنا تو دل میں تصویر نہ کی۔ تو اللہ نے مجھے سمجھایا کہ دنیا میں یہ قاعدہ نہیں ہے۔ اس واسطے جو خیالی تصویر تو نے باندھی ہے یہ غلط ہے۔ ایک تو مجھے یہ فایدہ پہونچا۔ جب میرے دل میں خیال آیا۔ وہ ایسا ہوگا۔ ویسا ہوگا تو میرے دل نے کہا کہ یہ تو تمہارا تجویز کردہ خدا ہے۔ اللہ کی صفتیں سنتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں۔ مگر اللہ کی بابت یہ کبھی خیال نہ ہونا چاہیئے کہ وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ہمنے اپنے دل میں سوچ رکھا ہے

دوسرا فایدہ یہ پہونچا ہے کہ اگلے زمانہ میں جب ہم چھوٹے تھے تو سنا کرتے تھے کہ حضرت علیہ السلام آدیں گے۔ ایسے ہوں گے۔ ویسے ہوں گے۔ غرضکہ یہ سب باتیں سنکر احمقوں نے جو دل میں ایک تصویر بنالی تھی اس کو عین سمجھ لیا۔ اور مرزا صاحب کا انکار اسی بناپر کیا گیا۔ کہ وہ ان کی خیالی تصویر کے مطابق نہ اترے۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ تو ایک ہماری طرح ہی آدمی ہیں۔ ہمارے پاس لوگ بیمار آتے ہیں۔ وہ بھی دل میں کئی کئی خیال جماکر آتے ہیں۔ کہ وہ ایسے ہوں گے اسطرح بیٹھے ہوں گے۔ پھر دیکھنے کیوقت انہیں ہم ایک معمولی انسان نظر آتے ہیں۔ اس قاعدہ میں اللہ تعالےٰ نے ایک حکمت رکھی ہوئی ہے۔ اور اسی واسطے اللہ تعالےٰ وہ خیالی تصویر جمنے نہیں دیتا۔ تاکہ خدا کی نسبت غلط خیال نہ بیٹھ جاویں۔ اس سے مجھے مرزا صاحب کے ماننے میں ذرا بھی دقت نہ ہوئی خیالی تصویر تو ہم نے بنائی ہوئی نہ تھی۔ حدیث والے خط وخال ہم کو مل ہی گئے۔

یہ تمہید میں نے اسواسطے بیان کی ہے کہ یہودیوں اور ہندوؤں اور آریوں اور اگنی ہوتر اور مجوسیوں میں ایک رواج ہے۔ کہ زمین میں ایک چھوٹا سا گڑھا کھود کر عمدہ لکڑیاں اس میں جلا دیتے ہیں۔ اس کو اگنی کنڈ کہتے ہیں عربی میں اَجِیج آگ کو کہتے ہیں۔ گویا آگ یا اگ لفظ آج کا معرب ہے۔ لوگ گرد بیٹھ جاتے ہیں۔ صندل اور کستوری اور زعفران اور عود۔ گھی۔ شہد۔ ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے پھر کچھ پڑھکر آگ میں ڈالدیتے ہیں۔ انکی قربانی کو آگ کھا لیتی ہے۔ یہودی لوگ بکرا ذبح کرکے آگ میں ڈالتے تھے اس کو سوختنی قربانی کہتے تھے۔ توارت میں بڑا لکھا ہے۔ وہ جو خیال انکا تھا کہ جو رسول آویگا وہ ہماری سوختنی قربانی کا رواج بھی دیگا۔ وہ پورا نہ ہوا اسواسطے انکار کردیا۔ اب بھی لوگ ایک خیالی تصویر دل میں بٹھا لیتے ہیں۔ بھیرہ کے متصل ایک چھوٹا سا گاؤں ہے اس کا ایک فقیر شیعہ تھا اس کا نام حیدر تھا۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کہ امام مہدی جب آویں گے تو تم ان کو کسطرح پہچانوں گے۔ اس نے کہا کہ ان کی یہ پہچان ہوگی۔ کہ ان کے آگے آگے سوالاکھ فقیر متہریں (بھنگ گھوٹنے والے ڈنڈے) اٹھاکر ناچتے آویں گے۔

خطبہ جمعہ

۲۷- ستمبر ۱۹۱۲ء کو مسجد اقصی میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ میں سورہ نٓ وَالْقَلَمِ پڑھ کر فرمایا۔ دنیا میں انسان ایک عجیب معجون ہے۔ اسنے زمین کو پھاڑا۔ پہاڑوں کو چیرا سمندر کی تہ سے موتی نکالے۔ ہوا۔ سمندر۔ روشنی پر حکومت کرتا ہے باوجود اس کمال کے کسی اور کے نمونہ کو اختیار کرنا چاہتا ہے۔ وہ تاجر کسی بڑے تاجر سپاہی کسی بڑے کمان افسر کیطرح بننا چاہتا ہے راولپنڈی کے ایک دربار میں پرنس آف ویلز کی شان وشوکت دیکھکر ایک احمق نے مضمون لکھا کہ کاش میں ہی پرنس ہوتا۔ ایک میرا دوست مرض جذام میں گرفتار یہاں آیا مجھے کہنے لگا کہ آپ عقلمند نہیں معلوم ہوتے۔ آپ مجھے اجازت دیں میں کوشش کروں فوراً آپ کو زمین کے بڑے مربعے دلا سکتا ہوں آپ بادشاہ بنجائیں گے۔ میں نے اسے کہا تم نہیں جانتے۔ خوشی اور شے ہے تم مجھے زمین دلواتے ہو۔ خود تو بڑے زمیندار ہو۔ مگر دیکھو تم میں ایسی بیماری ہے کہ تمہارے رشتہ دار بھی تم سے نفرت کرتے ہیں۔ پھر وہ زمین کس کام۔ غرض ہر شخص کسی نمونہ کو بننے کا خواہشمند ہے۔ کوئی حسن وجمال کا شیدا۔ کوئی ناموری چاہتا۔ کوئی حکومت کو پسند کرتا۔ کوئی کسی اور بڑائی کا حریص ہے۔ اسواسطے اللہ تعالےٰ نے ان کیواسطے ایک نمونہ پیش کرتا ہے۔ دوات اور قلم ہو اور اس سے جو کچھ لکھا جاسکتا ہے۔ سیاسی لوگ سیاست پر کتب لکھنے۔ ناولسٹ ناول لکھنے اور مختلف لکھنے والے مختلف اشیاء پر لکھتے اور ان کی تحریریں جمع کرو۔ یہ ثابت ہوگا کہ محمد رسول مجنوں نہیں تھا اس نے جو کچھ خلقت کے سامنے پیش کیا وہ حق وحکمت سے پر اور اس نے جو تحریر پیش کی ہے اسکا مقابلہ کوئی تحریر دنیا بھر کی نہیں کرسکتی۔ تمام تعلیمات جنپر عمل کرکے انسان خدا تک پہونچ سکتا ہے وہ سب اس کتاب میں جمع ہیں دلیل یہ ہے کہ مجنون کے نہ رونے کی کسی کو پرواہ ہے نہ اسکے ہنسنے کی کسی کو خواہش ہے نہ اسکی طاقت کی قدر ہوسکتی ہے وہ سارا دن سوتے جاگتے بیٹھے۔ سردی میں ننگا۔ گرمی میں لحاف لے اسکی محنت کا بدلا نہیں لیکن اے نبی تیری محنتوں کا ثمرہ غیر ممنون ہے اسکا خاتمہ نہیں۔ ہم نے خود تجربہ کیا ہے آنحضرت کے ہر کام کا پھل ہمیشہ قایم ہے۔ پھر مجنون کے اخلاق نہیں ہوتے وہ دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست بنا لیتا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے اخلاق اعلیٰ رکھتے تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ قرآن لائف آف محمد ہے خلقہ القرآن پھر فرمایا۔ دیکھو اے مخالفو! اسکے مقابلہ میں کسی کا زور نہ چلیگا یہ بھی دیکھے گا اور تم بھی دیکھو گے کہ کون فتحمند ہوتا ہے عرب اور عجم کوئی اس کے بالمقابل کامیاب نہ ہوسکیگا یہ اسکی صداقت کی دلیل ہے۔

اگر تم کوئی نمونہ اعلےٰ چاہتے ہو اور وعدہ خداوندی فمن تبع ھدای سے فایدہ اٹھانا چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ علم کے لئے قرآن شریف اور عملی زندگی کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عملدرآمد بس ہے۔

آج سنہ ۱۹۲۹ ہے اس سے پیچھے جاؤ۔ تو میری یادداشت میں سنہ ۱۹۰۲ کی باتیں موجود۔ سنہ ۱۹۰۲ میں مجھے خوب یاد ہے کہ ایک ڈاکو پکڑا گیا تھا۔ اور سکھوں نے اسکا سر کاٹ کر بھیرہ کے دروازہ حیٹی پل پر لٹکا دیا تھا۔ مجھے خوب یاد ہے۔ غرض اسوقت سے لیکر آجتک جس نسخہ کو بہت آزمایا اور سچا پایا ہے وہ یہی کہ فتح اور نصرت اور کامیابی کے حصول کا ایک ہی نسخہ قرآن شریف ہے۔

مہاجرین و انصار کے تعلقات!

برادرم مکرم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آپ کا محبت نامہ جو ازسر تاپا اخلاص و محبت سے پر ہے ملا۔ اور موجب فرحت ہوا۔ مجھے آپ کی شکل یاد نہیں۔ اور اس کی وجہ وہی ہے۔ جو آپ نے لکھی ہے۔ یہاں احباب کی آمدورفت بہت ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کی تعداد روز افزون۔ انسان عاجز ہے۔ کہاں تک یاد رکھہ سکتا ہے۔ ہاں دو چار بار کسی صاحب سے ملاقات ہوا کوئی خاص باتیں ہوئی ہوں۔ یا باہر اس شہر میں مَیں گیا ہوں۔ تو یہ امور بعض احباب کو حافظہ میں قایم رکھنے کا موجب ہو جاتے ہیں۔ اکثر احباب کی میں شکل بھی جانتا ہوں۔ اور غائبانہ ان کے نام سے بھی واقف ہوں مگر بوقت ملاقات شکل اور نام کو ملا نہیں سکتا۔ قادیان میں رہنے کے بہت سے برکات ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہمیں اپنی کمزوریوں کا خوب علم ہوتا رہتا ہے۔ منجملہ ان کے ایک یہ بھی ہے کہ جو معزز دوست ہمارے قادیان رہنے کے سبب ہمارے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ اگر وہ یہاں آویں تو ہم ان کی چنداں خاطرداری نہیں کرسکتے۔ اور وہ باہر رہیں تو ہم ان سب کے نام اور شکل کو یاد نہیں رکھتے۔ خاطرداری کی یہ بات ہے کہ اول تو یہاں مہمان خانہ اور لنگر خانہ موجود ہے۔ خیال رہتا ہے کہ احباب کے آرام کا سامان موجود ہے

دوم مہاجرین کی ذاتی آمدنیوں کا معمولی ہونا اور مہمانوں کی کثرت مہمان نوازی کریں تو کس کی اور نہ کریں تو کس کی۔ ایک دعا ہے جو ہم سب کے لئے کرتے ہیں مگر وہ ایسی چیز نہیں جسکا اظہار کیا جائے۔ ہاں جو محبت ہمارے ساتھ انصار کرتے ہیں وہ اللہ کے لئے کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ انہیں اسکا اجر دیگا۔ تو گو آپ کی شکل مجھے یاد نہ ہو اس میں شک نہیں کہ میں نے آپ کے لئے دعائیں کی ہیں۔ اور اسکی وجہ وہ آپکے خطوط ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں کثرت سے آیا کرتے ہیں۔ اب آپ کے اس خط کے آنے پر بھی میں نے آپ کیلئے خصوصیت کے ساتھ بہت دعا کی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور میں بھی تحریک دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم آپ کے شامل حال رہے اور آپ کو دینی و دنیوی برکات اور حسنات سے متمتع کرے۔ آمین۔ ثم آمین

والسلام

لیجئے اب میری تعریف نہ ہوگی!

کبھی میں سفر میں جاتا ہوں۔ اور میرے سفر کسی پرائیویٹ کام کے لئے تو ہوتے نہیں تو عموماً سفر کے حالات اخبار میں لکھدیئے جاتے ہیں۔ جس سے کئی ایک فواید مدنظر ہوتے ہیں مثلاً وہاں کے احباب کے حالات سے ناظرین کو آگاہی کوئی لطیف بیان ہوتا ہے تو اس کا اندراج وغیرہ۔ ان سفرناموں کے دلچسپ اور مفید ہونے کے متعلق بہت سے احباب کے خطوط آتے ہیں۔ یا وہ زبانی ذکر فرماتے ہیں۔ لیکن طبایع سب یکساں نہیں۔ اور ہمارے ایک معزز مکرم نے نہایت حقارت سے ہم کو لکھا ہے۔ اور نہ صرف لکھا ہے۔ بلکہ اپنے لوکل احباب کی مجالس میں بار بار میرا نام لیکر فرمایا ہے۔ کہ وہ اپنی تعریف سے اخبار کو بھر دیتا ہے۔ میری تو عادت نہیں کہ میں اپنی تعریف میں آپ کچھ لکھوں۔ لیکن بعض رپورٹر جب اپنی طرف سے کچھ لکھتے ہیں تو وہ اپنے حسن ظن کے مطابق میری کسی تقریر یا کام کے متعلق بھی کچھ لکھدیتے ہیں۔ اور وہ ان کی رپورٹ کے ذیل میں درج اخبار ہو جاتا ہے۔ لیکن میں اسکو بھی کوئی ضروری نہیں جانتا۔ اسواسطے آیندہ میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ اخبار میں مَیں اپنے متعلق کبھی کچھ نہ لکھونگا اور نہ اپنے سفرناموں کو درج اخبار کیا کرونگا۔ اگر کسی دوسرے صاحب نے کسی ایسے جلسے کی رپورٹ بھیجی جس میں میرا ذکر ہو تو وہ حصہ اپنے ذکر کا کاٹ دیا کرونگا۔ بلکہ اخبار کے صفحہ اول پر جو میرا نام ہوتا ہے وہ بھی آیندہ نہیں لکھا جائیگا۔ میرے ذکر اور نام سے اخبار کو خالی رکھنے سے اگر کسی قابل عزت کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہونچ جائے تو ایسا کرنے میں ہمارا کیا حرج ہے۔ جو لوگ میرے ساتھ خاص محبت کے سبب اس بات کو ناپسند کرتے ہیں۔ ان کیواسطے اس معاملہ میں خدا تعالےٰ کوئی اور نعم البدل امر پیدا کریگا۔ اگر ان کے خیال کے مطابق ایک دلچسپی اخبار میں نہ ہوگی تو کوئی اور دلچسپی پیدا ہو جائیگی اور اگر میرے لئے کسی دعا کی تحریک کا بند دروازہ ہوگا۔ تو اور کئی در کھل جائیں گے۔ خدا کے کلمات کا کوئی احاطہ نہیں ہو سکتا۔ اور اسکی رحمتوں اور فضلوں کا کوئی اندازہ نہیں۔

محرم

خدا کی نصرت شامل حال ہو۔ اُن کے جو دین محمدؐ کی نصرت میں مصروف رہتے ہیں ہمارے معزز دوست مرزا اندر علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شیعہ بھائیوں کی ہمدردی میں ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں حال میں انہوں نے ایک رسالہ محرم کی ان رسومات پر جو اہل تشیع میں رائج ہیں شایع کیا ہے۔ اور خود شیعی کتب اور ان کے بزرگوں کے اقوال سے اس امر کو بپایہ ثبوت پہونچایا ہے۔ کہ وہ ایام محرم میں جو ماتم و مرثیہ کرتے ہیں۔ اس سے وہ خدا کو اور میدان کربلا کے شہداؑ کی روح کو خوش نہیں کرسکتے علاوہ نقلی بحث کے عقلی دلایل بھی دیئے ہیں اور مشاہدات بھی پیش کئے ہیں۔ اگر شیعہ بھائی اس رسالہ کو تعصب سے خالی ہوکر پڑہیں تو انشاء اللہ بہت فایدہ اُٹھائیں۔ یہ رسالہ مصنف سے محلہ چڑوہ کوہاں شہر پشاور کے پتہ سے منگوانا چاہیئے۔

جماعت کو نصیحت!

ایک شخص کی تحریک پر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ تمام جماعت کو نصیحت کیجائے کہ باہم ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی سے پیش آیا کریں۔ کوئی فوت ہو جاوے۔ تو حتی المقدور جنازوں میں شریک ہوا کریں (بڑے شہروں میں جہاں بہت دور دور لوگ رہتے ہیں۔ اور قبرستان بھی بہت دور ہوتے ہیں۔ سب کا شامل ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اسواسطے ہمارے خیال میں جتنے ہاں ماتم ہو جائے۔ وہ بھی یہ امید نہیں کرسکتے کہ سب شامل ہوسکیں۔ لیکن جیسا کہ حضرت نے تاکید فرمائی ہے۔ ایڈیٹر) جہانتک ہوسکے احباب کو ایسے موقعہ پر شامل ہونیکی کوشش کرنی چاہیئے۔

فرمایا غیروں نے تو ہمارے جنازے پڑھنے نہیں وہ تو ہم پر کفر کے فتوے لگا چکے ہیں۔ اگر اپنوں نے بھی نہ پڑھے تو بہت بُری بات ہے۔

جہاں ہو وہاں چندہ ادا کرو!

بعض ملازمت پیشہ احباب وقتاً فوقتاً دریافت کرتے رہتے ہیں۔ کہ ہم اپنا چندہ بالعموم جہاں ملازم ہیں وہاں ادا کریں۔ یا اپنے وطن کی انجمن میں۔ اور کہ ہر دو جگہ کی انجمنیں ہم سے چندہ کا مطالبہ کرتی ہیں پس ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جہاں کہیں وہ ملازم ہیں۔ اگر وہاں انجمن احمدیہ ہے تو اسی جگہ ادا کریں۔ کیونکہ چندہ وصول کرنے والے اور دینے والے ہر دو کو سہولت ہوتی ہے اور دوسری جگہ ادا کرنے میں ہر دو کو تکلیف ہے۔ بلکہ ممکن ہے کہ باقاعدگی نہ ہونے کیوجہ سے چندہ ادا کرنے میں سستی ہو جاوے۔ ہاں اگر وہاں انجمن قایم نہ ہو تو اس صورت میں اختیار ہے کہ جو آسان راہ ہو وہ اختیار کیجاوے۔ یعنے خواہ براہ راست بھیجدیا

جاوے۔ خواہ اپنے وطن کی انجمن کے معرفت چندہ روانہ کیا جاوے

سکرٹری

اشہد ان علیاً ولی اللہ

یہ ایک کلمہ ہے جسکو شیعہ لوگ اذان کا جزو مانتے ہیں۔ اور بعد شہادت رسالت اس کو بلند آواز سے کہتے ہیں۔ لیکن اہل سنت اس کو بدعت قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ ان کو اس سے انکار نہیں ہے۔ کہ جناب علی رضی خدا کے برگزیدہ اولیاء میں سے ہیں۔ جہلائے شیعہ وسنی کے درمیان بعض شہروں میں اس سے بہت کچھ فساد اور جھگڑے ہو چکے ہیں اور ہوتے ہیں۔ اور شیعہ اس مزاحمت سے یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ سنیوں کو حضرت علی علیہ السلام کا نام نامی سننا بھی گوارا نہیں۔ حالانکہ یہ امر سراسر خلاف واقعہ ہے۔ شیعوں کے روزمرہ عبادات واعمال پر عرصہ ہؤا ایک کتاب زبان اُردو میں شایع ہوئی ہے۔ جسکا نام تحفۃ العوام ہے۔ اس کے متعدد ایڈیشن دیکھنے کا مجھے اتفاق ہؤا۔

بعض میں اس کلمہ کو بڑے زور سے جزو اذان ظاہر کیا گیا ہے۔ اور پھر تعجب ہے کہ بعض میں اس کے خلاف لکھا گیا۔ یعنے یہ کہ یہ کلمہ جزو اذان نہیں ہے۔ پھر ایک کتاب میں دیکھا کہ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ جو شیعوں کی چار احادیث کی کتابوں میں سے ایک ہے۔ اس میں بھی جو اذان بروایات آئمہ مروی ہے اس میں بھی کلمہ اشہد ان علیاً ولی اللہ۔ نہیں لکھا گیا۔ مگر چونکہ ابھی تک یہ کتاب میں نے بچشم خود نہ دیکھی تھی۔ اسواسطے اپنی تحریروں میں اس کے اعلان سے خاموش رہا۔

آج اتفاق سے ایک کتاب بنام ذخیر العباد ایک دوست سے ملگئی۔ جو اخوند ملا محمد کاظم خراسانی کے فتاوی کا مجموعہ ہے۔ اخوند موصوف نجف اشرف کے مجتہد تھے ان کی تعریف خواجہ غلام الثقلین صاحب ایڈیٹر کے ایک مضمون متعلق ان کے سفر عراق کے چند ماہ پیشتر اخبار وکیل امرتسر میں چھپ چکی ہے۔ یہاں پر زیادہ لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

آپ نے بھی نہایت صراحت سے اس امر کا اظہار فرمایا ہے کہ کلمہ شہادت بر ولایت علی رض جزو اذان نہیں ہے اور یہ کہ جزو اذان کے ارادہ سے اس کا اذان میں کہنا حرام ہے۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ ہمارے ہندو پنجاب کے مجتہدان اور شیعہ صاحبان اپنے ایک جلیل القدر ممتاز الاماثل مجتہد کے فتوے کی کہاں تک تقلید کرتے ہیں۔ بہرحال، اصل عبارت اس استفتا اور فتوے کی حسب ذیل ہے۔

سوال کیفیت اذان واقامہ را بیان فرمائید۔ (ج)

جواب اذان چہار تکبیرت بلفظ اللہ اکبر۔ و دو شہادت توحید بلفظ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و دو شہادت رسالت بلفظ اشہد ان محمداً رسول اللہ ×

× × × × × وشہادت بر ولایت حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام جزو اذان نیست ولکن بقصد قربت بعد از ذکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خوب است واگر بقصد جزئیت بگوید حرام است واقامہ مثل اذان است الخ۔

دیکھو کتاب ذخیر العباد لیوم المعاد مطبوعہ بمبئی مطبع مظفری ۱۳۲۷ھ صفحہ ۵۲ و ۵۳۔ باب در اذان و اقامتہ۔

(خاکسار خادم بھیروی)

نماز جنازہ

برادر نذر علی صاحب پشاور سے تحریر فرماتے ہیں:۔

جناب مرزا محمد اسمٰعیل صاحب احمدی سابق ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس حال پنشنر خسر مولانا مولوی غلام حسن خان صاحب آنریری مجسٹریٹ وسب جج ارپشاور بعمر (۹۰) سال اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ مرزا صاحب موصوف بڑے صاحب دل اور صوفی ولی اللہ تھے تحفہ گولڑہ میں حضرت مسیح علیہ السلام نے انہیں کی زبانی شہادت از طرف حضرت گلاب شاہ صاحب تحریر فرمائی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ امام مہدی علیہ السلام پیدا ہو گئے ہیں۔ اور اب ہم ان کے زمانہ میں ہیں پس آپ اخبار میں نماز جنازہ غائب پڑھنے کیواسطے اشتہار دلوادیں۔ اللہم اغفرہ وارحمہ۔

درخواست جنازہ ۔حاجی احمد صاحب پریم کوٹ سے اپنی زوجہ مرحومہ کیواسطے دعائے مغفرت کرتے ہیں

سراج الاخبار کا حملہ صداقت پر

ایک نامہ نگار نے:۔ سراج الاخبار میں خبر چھپوائی ہے۔ کہ دانہ میں احمدیوں نے محمدیوں کو عین حالت نماز میں سوٹوں سے مار مار کر زخمی کر دیا۔ میں نے اس خبر کو نہایت استعجاب وحیرت سے مطالعہ کیا۔ دریافت حالات پر معلوم ہؤا۔ کہ غیر احمدی آپس میں لڑے ہیں۔ احمدیوں کا اس کوئی دخل نہیں۔ بنابریں سراج الاخبار میں میں نے تردید شایع کی۔ اسپر سید محبوب شاہ نامہ نگار میری تحقیق کی تردید کرتے ہیں۔ اور سراج الاخبار کے ایڈیٹر صاحب اس پر حاشیہ چڑہاتے ہیں کہ میں ایک غیر محقق۔ غیر منصف اور واقعات پر پردہ ڈالنے والا نامہ نگار ہوں۔ اور اس طرح میری پوزیشن پر حملہ آور ہو کر صداقت کو چھپانا چاہا ہے۔ جو بہت قابل افسوس امر ہے۔ سراج الاخبار احمدیوں کے مقابل میں اپنے ایک نامہ نگار سے بہت تکلیف اٹھا چکا ہے۔ لیکن مرور زمانہ سے شاید بھول گیا۔ بہرحال اسکی تردید میں جناب مولوی محمد یمین صاحب کے ایک لمبے چوڑے مضمون کا اقتباس شایع کیا جاتا ہے

(۱) سید محبوب شاہ صاحب وہ بزرگ ہیں۔ جنکے بابت اہلحدیث امرتسر مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۹ء دانہ کا خفی ٹھگ کے عنوان سے ایک نوٹ لکھتا ہے اور جسمیں ۱۲ کے ٹکٹ ایک کتاب کیلئے منگوا کر اور پھر کتاب نہ بھیجنے کی شکایت کرتا ہے۔ حالانکہ وہ کتاب ابتک پردہ خفا سے ظہور میں نہیں آئی اگر یہ واقعہ غلط ہے تو وہ تردید کریں۔

(۲) آپ کا ایک اشتہار موجب افتخار پبلک میں تقسیم ہو چکا ہے جسمیں محک الاسلام تحفۃ اللہ اور صواعق آلہیہ۔ الکلام المتین۔ وغیرہ کتب کا اشتہار درج ہے اور نیچے نوٹ دیا ہے۔ جو صاحب دس جلدیں خرید کریں گے ان کو چار جلدیں مفت دیجاویں گی“ کیا ایڈیٹر سراج الاخبار اپنے نامہ نگار سے دریافت کرنے کی تکلیف گوارا فرماویں گے۔ یہ اشتہار کتنے سال سے شایع ہو چکا ہے۔ اور یہ کتابیں کس مطبع میں طبع ہوئیں۔

(ب) ممیرے اور ممیرے کا سرمہ کا اشتہار دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ وہی خالص ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ہے جو کہ میاں سنگہ اہلووالیہ فروخت کرتے ہیں۔ کیا آپ پروفیسر کے ایجنٹ ہیں؟

(۳) ادعیۃ القرآن کے نام سے آپ نے شاعری میں بھی دخل دیا ہے۔ بسم اللہ کا ترجمہ ملاحظہ ہو:۔ شروع نام اللہ سے جو مہربان۔ نہایت رحیم ہے وہ دونوں جہان۔ یہ جناب کی لیاقت کا نمونہ ہے۔ یہ رسالہ از اول تا انتہا مسجع ہے۔

(۴) آپ لکھتے ہیں۔ اسمٰعیل (امام مسجد) سے ہرگز کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں ہوئی۔ اور نہ اس سے کوئی لڑا۔ اس کی تردید میں مولوی اسمٰعیل صاحب کا خط ملاحظہ ہو۔ جو یہ ہے:۔

سراج الاخبار مورخہ ۲۰- اگست میں محبوب شاہ ساکن دانہ نے جو مضمون کہ فرقہ مرزائیہ ساکن دانہ کے خلاف شایع کیا ہے جسمیں کہ سراسر جھوٹ سے کام لیا ہے۔ اسکی تشریح

یہ ہے کہ جو جو مظالم مجھ پر میرے مخالف حنفیوں نے آئے دن کئے ہیں ان کو پوشیدہ کرنا چاہتا ہے ۲۳ جون ظہر کے وقت جب میں مسجد سے باہر نکلا۔ تو مسجد کے باہر میرے مخالفین نے میرے مقتدیوں کے ساتھ جنگ شروع کیا ہوا تھا۔ اس وقت میرے مقتدی بہت تھوڑے رہ گئے تھے۔ مجھ پر بھی حملہ آور ہوئے۔ اور ان کے واعظ صاحب مسمی ...... نے مجھے سوٹیوں سے مارا۔ میری خوش قسمتی سے میر جی حبیب اللہ شاہ پہونچ گئے۔ اور انہوں نے مجھے چھوڑا لیا۔ پھر وہ بیچارے ان ظالموں کے ہاتھوں سے سخت زخمی ہوئے۔ کیونکہ اس وقت وہ اکیلے تھے۔ اور یہ بہت آدمی تھے۔ × × × × × × × × × × چونکہ مجھے ظاہری زخم کوئی نہ لگا تھا اور خانگی طور پر راضی نامہ ہو چکا تھا۔ اس لئے مینے مقدمہ کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اور میر رپورٹ کی میر استغاثہ الدکی عدالت میں ہے۔

(الراقم محمد اسمٰعیل امام مسجد موضع ذاتہ بقلم خود)

(۵) ۲ جون کے پرچے میں تو ذی علم احمدیوں کو بانی مبانی فساد کا قرار دیتا ہے۔ مگر ۲- اگست کے سراج میں کہا ہے۔ صرف جاہل احمدی اس کے ذمہ وار ہیں۔

(۶) سید محبوب شاہ صاحب خدا کو حاضر و ناظر جان کر ان احمدیوں کی فہرست شایع کریں۔ جو بحالت نماز احمدیوں کے سوٹوں سے زخمی ہو کر گر پڑے۔

(۷) آپ لکھتے ہیں کہ مستغیث حنفی نہیں ہیں۔ بلکہ انہی کا پیر بھائی اور احمدی ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس کا لڑکا قادیان میں تعلیم پاتا ہے۔ کیا کسی محمدی کا لڑکا بھی قادیان میں تعلیم حاصل کرتا ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ قادیان میں بہت لڑکے غیر احمدی تعلیم پاتے ہیں۔ سکول کے اعلےٰ انتظام اور روحانی و اخلاقی نگرانی کیوجہ سے کئی غیر احمدی مجبور ہیں کہ اس سکول میں اپنے لڑکے اصلاح کیلئے بھجوائیں۔ **دوم** میر حبیب اللہ شاہ کا نوٹس اپنے اور سراج کے نام ملاحظہ ہو۔ مورخہ ۲۰- اگست ۱۹۱۲ء کے سراج میں آپ نے مجھے مرزائی لکھا ہے۔ یعنی یہ ظاہر کیا ہے کہ میں مرزائی ہوں۔ جس سے قوم اور علاقہ میں میری سخت توہین ہوتی ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا اطلاعاً عرض ہے کہ اب اس حصہ مضمون کی جسمیں مجھے ناحق مرزائی قرار دیا گیا ہے۔ تردید کریں۔ ورنہ میں عدالت میں چارہ جوئی کرونگا

(العبد میر حبیب اللہ شاہ از مقام ذاتہ نشان انگوٹھہ)

۸:۔ آپ لکھتے ہیں حسب تحریر منشی شاہ غلام حسن کے استغاثہ دایر عدالت ہوا ہے۔ کیا شاہ صاحب احمدی ہیں؟ اگر نہیں تو پھر ہم پر کیا الزام آسکتا ہے۔ آپ وہ خط شایع فرماویں۔ الغرض اللہ تعالےٰ آپ کو تفسیر سنائی جائیگی آپ قادیان کی الہامی کمیٹی کا طعنہ دیتے ہیں۔ آپ قادیان کے معاملات کو تو رہنے دیں۔ پہلے یہ بتائیں کہ میرا الہام بیڑا فرعون کا جب غرق و فنا ہوتا تھا۔ میں وہاں ساحل دریا پر کھڑا رونا تھا۔ آپ کے ہاتھوں کا لکھا ہوا میرے پاس موجود ہے۔ یا نہیں؟ اور آیا وہ الہام اور لقد خلق المسجد الحرام پورا ہوا یا نہیں۔ اور احمدیوں کو اسی مسجد میں جس سے نکالے گئے ہوئے تھے نماز با جماعت پڑھتے ہیں یا نہیں۔ (اکمل قادیانی)

ہمدردی اسلام

اہلحدیث حضرت خواجہ صاحب کے سفر ولایت کا ذکر کرتے ہوئے انہیں نصیحت کرتا ہے کہ جسطرح خواجہ صاحب نے ہندوستان میں اپنی تقریروں میں کبھی قادیانی مشن کا نام نہیں لیا۔ اسی طرح ولایت میں بھی قادیانی مشن کا نام نہ لینا۔ صرف اشاعتِ اسلام کا لحاظ رکھیں۔

کیا اشاعت اسلام اور قادیانی مشن دو جدا چیزیں ہیں؟ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہر دو ایک ہی ہیں قادیانی مشن۔ (بشرطیکہ یہ اصطلاح صحیح ہو) صرف اشاعت اسلام کے واسطے دنیا میں قایم ہوا ہے۔ اور خواجہ صاحب جو کچھ کر رہے ہیں وہ قادیانی مشن کا ہی کام ہے۔ اور اسی واسطے کامیاب ہے۔ گو اہلحدیث بُرا منائے مگر سچ یہی ہے کہ حقیقی اور زندہ اسلام اس زمانہ میں وہی ہے۔ جو قادیانی مشن میں پایا جاتا ہے۔ آپ بھی تو اشاعت اسلام کے مدعی ہیں۔ اور خواجہ صاحب کے بالمقابل ایک پلیٹ فارم پر کھڑا ہونے کے بارہا خواہشمند ہو چکے ہیں۔ مگر کیا خدا نے آپ کو دکھا نہیں دیا کہ اس کام میں خواجہ کا وجود باوجود اس امر سے بہت اعلےٰ دارفع ہے کہ آپکی خواہش کو پورا کیا جاسکے۔

غور کرنا چاہیئے کہ اس زمانہ میں اسلام کی ہمدردی کا عملی رنگ کس گروہ میں پایا جاتا ہے۔ خواجہ صاحب ہیں کہ اپنے (دنیاوی) کام میں ہرج کرکے اور بہت سا خرچ برداشت کرکے ولایت جاتے ہیں تاکہ غور کریں کہ وہاں اسلام کی خدمت کس رنگ میں ہو سکتی ہے اور حضرت صاحبزادہ صاحب ہیں کہ اسلامی مصایب سے دردمند ہو کر مکہ اور بیت المقدس کو جاتے ہیں تاکہ ان مقدس مقامات پر اسلام کی شادابی کے واسطے اپنی دردمندانہ عرضیں کریں۔ اور خدا کے پیارے انبیاء کی دعاؤں کی قبولیت کی جگہوں میں کھڑے ہو کر نصرت اسلام کیواسطے گریہ وزاری کریں۔ نادان مسلمان ہمیں کافر کہتے ہیں اور ہم ان کے واسطے اتنے دکھ اٹھاتے ہیں۔

ارشاد المسیح

چند بند ۲۳ مئی اور آٹھ بند ۱۱- جولائی کے اخبار بدر میں۔ تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسدس کی شکل میں چھپ چکے ہیں۔ اور کچھ اس تعلیم سے آگے یہ ہیں سب کو یکجائی طور پر پڑھنا چاہیئے

(خاکسار شیخ محمد حسین امرت سر)

اسلام پہ ہے حق کا یہ فضل بے حد   کیئے اس نے ارزانیِ لطفِ سرمد
پیدا ہوئے امت کی ہدایت کیلئے   عالم کے امام میرزا غلام احمد
سرور کا بروز دافع تباہی آیا   مہدی زماں زمانہ تا باہی آیا
دل نے بھی زبان نے بھی شہادت دیدی
ماموِر خدا مُرسَل الٰہی آیا

اگر مسلم نہیں ہے کچھ ہوش و عرفان   اگر دین اپنے پر ہے انکو ایمان
مقدم رکھیں ہر طرح حکم قرآن   حدیث انکو دکھا ہو خورشید تابان
محمد جو حق کا رسولِ امین ہے
سوا اسکے بعد رہنمای نہیں ہے

وہ بدبخت ہے جو سمجھتا نہیں ہے   کبھی ترک خدا اسکا شیوہ نہیں ہے
یہ سمجھو کہ اس کا نصیبا نہیں ہے   میرے خوان سے اس کا حصہ نہیں ہے
جو چاہو تو بخشے وہ عرش بریں پر
اخوت کو پھیلاؤ اہل زمیں پر

جو دنیا کے کُتے ہیں عقبیٰ سے غافل   جہاں میں ہیں شاغل تو مولا سے غافل
سمجھ لیں وہ نوکر ہیں آقا سے غافل   وہ بے بصر چشم بینا سے غافل
اگر آتش ترک ہستی میں جلتے
تو وہ پیچھے رہ کر بھی آگے نکلتے

جو اسکی محبت میں دل جوڑتا ہے   جو ہے ماسوا اس سے منہ موڑتا ہے
تعلق زمانہ کے سب توڑتا ہے   ہوس کا سر پر ہوس پھوڑتا ہے
دیا جائیگا وہ فلدسی پیالہ سے
پئے گا وہ اس اپنے مالک سرا سے

وہ اُمّی کہ جسنے پڑھایا جہاں کو   دیا نطق توحید ہر اک زباں کو
پناہ اپنی جانو اسی آستاں کو   بڑھاؤ نہ اس سے کسی کی بھی شاں کو
خلاصی بغیر اس کے حاصل نہ ہو گی
کوئی روح بخشش کے قابل نہ ہو گی

([illegible])

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد عبد المجید خاں سالک کی نظم

جو مجلس الوداع حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب مدظلہ میں

بتاریخ ۲۵ - ستمبر پڑھی گئی

بند اوّل

کیوں نہ ہوگا اُنپہ فضل خاص رب العالمین
جو کہ رہتے ہیں جہاں میں شاغل تبلیغ دیں

حق تعالےٰ کیوں نہ اُنپر رحمتیں نازل کرے
ہوتی ہے روشن دلوں میں جنکی شمع نور دیں

عازم مکہ ہیں صاحبزادۂ محمود آج
ہیں جو صاحبزادۂ محبوب ختم المرسلین

جن کی ہر اک بات میں ہو لذت شاخ نبات
ہر سخن جن کا ہے بے شک ثانی در ثمین

وہ کمر بستہ ہیں ہر دم خدمت اسلام میں
دم قدم سے آپ کے مضبوط ہے بنیاد دیں

یہ دعا ہے تاقیامت باکرامت وہ رہیں
حق تعالےٰ انکو بخشے دولت دنیا و دین

مولوی فاضل ہیں جو سید عرب صاحب یہاں
وہ سفر میں ہونگے حضرت کی رفاقت کے رہین

یا الٰہی ان کو حاصل گوہر مقصود ہو
شادمانی ہو فزوں رنج والم مفقود ہو

بند دوم

تیری ہمت دیکھ کر جنت میں روح مصطفےٰ
کہتی ہے بیساختہ اھلاً و سھلاً مرحبا

وہ بھی دن محمود! آئیگا خدا کے فضل سے
تو ہم آغوش ایاز مدعا ہو جائیگا

مدت فرقت خدا جانے کہ کب ہوگی تمام
دیکھئے پھر کب خدا محمود سے دیگا ملا

تو نہیں تنہا ہزاروں دل ترے ہمراہ ہیں
کرتے ہیں ہر دم جو تیری کامیابی کی دعا

کیا تکالیف سفر جب دل میں ہو عزم درست
خوف کیا جب ہاتھ میں ہو حبل تسلیم و رضا

حق تعالےٰ حافظ و ناصر ترا ہر وقت ہو
کچھ نہ دے نقصان شر حاسداں فتنہ زا

حاضرین سے التجا ہے سالک خستہ ہے یہ
ہاتھ اُٹھا کر اب کریں اللہ کے آگے دعا

کامیابی ہر گھڑی ان کے شریک حال ہو
فتح و نصرت روز افزوں ہو عدو پامال ہو

از احمد بخش طالب علم مدرسہ احمدیہ

ہو رہی ہیں مصر کی تیاریاں
دل پہ میرے چل رہی ہیں آریاں

حال کیا ہوگا فراق یار میں
کوئی سنتا میری آہ و زاریاں

کون لیگا ہم غریبوں کی خبر
کس سے ہو سکتی ہیں یہ غمخواریاں

اب رُلائیں گی ہمیں دو دو پہر
یاد آ آ کر تری دلداریاں

کیا کہوں اسجا ترا نقش قدم
کیسی کیسی کرتا تھا گل کاریاں

کاروان مصر ہوتا ہے رواں
ہاں مبارک قافلہ سالاریاں

جھیلنی پڑتی ہیں پہلے مشکلیں
قوم کی ملتی ہیں پھر سرداریاں

اس قدر لمبا سفر چھوٹی سی عمر
اور یوں آسان ہوں دشواریاں

یہ اولوالعزمی کے ہوتے ہیں نشان
یہ بڑی ہمت کی ہیں تیاریاں

جس مقدس باپ کا بیٹا ہے تو
اسکے گلشن کی ہیں ہم بھی کیاریاں

آبیاری کا ذرا رکھنا خیال
ہاں دعاہائے سحر کی باریاں

ہم گنہ گاروں پہ ہو فضل و کرم
چاہئیں مولےٰ تری ستاریاں

احمد بخش مدرسہ احمدیہ - قادیان (از نسل ضلع گجرات)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از ڈاکٹر عبد المجید صاحب دانش

ہمارے تاج سر آنکھوں کے تارے جان پیارے
جری اللہ مہدیٔ زمان کے ہیں مہ پارے

میاں محمود احمد صاحب عالم کے بشیر الدین
رُخ پُر نور انکو حق نے بخشا سینہ بے کیں

قطعہ

بصد فتح و ظفر عزم سفر انکو مبارک ہو
ہزاراں خرمی و زیب و فر انکو مبارک ہو

طواف خانۂ کعبہ زیارت پاک طیبہ کی
وفور فضل حق شام و سحر انکو مبارک ہو

جہاں جائیں رہیں جس جا خدا ہو ساتھ میں انکے
بڑہیں ہر ہر قدم پر انکے یارب فضل سے درجے

سلامت باکرامت لوٹکر جلد اپنے گھر آئیں
مقاصد پورے ہوں سب مرادیں انکی بر آئیں

ترقی اس سفر سے جسم و جان و علم کی ہو وے
محب دین و ایمان خوش ہو دشمن دیکھتے رہ دے

خدا علم لدنی ان کو بخشے فضل سے اپنے
فتوح غیب کے کھل جائیں یارب اُنپہ دروازے

خدا کے فضل کی بارش رہے دانش سدا ان پر
بڑوں سے دو جہاں میں انکو رتبہ دے خدا بڑھ کر

تفسیر تفسیر جو آخری سورتوں کی چھپ رہی ہے۔ اور ضمیمہ درس میں شامل ہوتی ہے۔ یہ تفسیر ۱۹۰۷ء میں لکھی گئی تھی۔ جس کو پانچ سال ہوئے ہیں۔ اس واسطے تفسیری باتوں کے علاوہ جو کچھ اس میں ہے۔ وہ انہیں سالوں کے متعلق ہے۔ چونکہ نقل لفظ بلفظ کی جاتی ہے اس واسطے سب باتیں اس میں آجاتی ہیں۔ ان باتوں کو ان ایام کے متعلق نہ خیال کیا جائے۔

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین - اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ مبہی اور مفرح مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل ملسکتی ہے۔

اطلاع عام

عوام الناس کی خدمت میں التماس ہے کہ ہماری دکان امرتسر کٹرہ جہلی سنگھ میں واقع ہے اس دکان میں ہر قسم کے برتن بتفصیل ذیل حمام - سماوار - ہر قسم کے جگ سوپ یعنی یخنی نکالنے کا برتن - گنج یعنے کل برتنوں کا سٹ - کلفی ہر قسم لوٹا - تھالیاں - سرپوش - پتنوس - چلمچی - کٹورہ وغیرہ از قسم تانبا و پیتل ہر وقت تیار اور حسب فرمائش بنائے جا سکتے ہیں جس صاحب کو برتن خرید نا منظور ہو بہ ادائگی قیمت خرید فرما سکتا ہے اودھار سے معاف فرمادیں اور حسب فرمائش جو وقت جس طرح کا مال چاہیں بنے ... پڑی تیار ہو سکتا ہے اور دیگر شہروں میں مال بذریعہ وی پی بھیجا جاتا ہے۔

محمد ابراہیم محمد اسمٰعیل مسگر بر دکان میاں قطب الدین خانصاحب مرحوم مسگر - امرتسر

خوشنما جائے نماز ہے

یہ خوشنما جائے نمازیں جن پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے نقشہ رنگ برنگ کے خوشنما اور صحیح سوتی ریشم سے کاڑھے گئے ہیں جن کی تعریف اڈیٹر صاحب بدر کی لکھی ہوئی ناظرین اخبار میں پڑھ چکے ہیں ایسی جائے نمازیں بہت کم دیکھنے میں آتی ہیں - یہ پائیدار - سوداگر تین پون گز چوڑی جن پر باخدا مسلمان صاحبان نہایت فراخی اور سہولیت سے نماز پڑھ سکتے ہیں - حقیقت میں انکی پائیداری اور خوشنمائی میں ولایت والوں نے کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا ہے - جو آٹھ دس برس تک بخوبی اس پاک چیز سے کام لے سکتے ہیں ہمارے یہاں انکی خوب مانگ آرہی ہے اور مسلمان صاحبان نے انہیں پسند کیا ہے ان خوبیوں پر قیمت فقط ایک روپیہ چار آنہ رکھی گئی ہے جو کہ بالکل مفت کے برابر ہے بہت جلد آرڈر دیں تاکہ آئندہ

آپکو مایوسی کا جواب نہ ملے محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا تین عدد کے خریدار کو محصول ڈاک معاف -

المشتہر - امراؤ نجم ٹریڈنگ کمپنی پیپل مہادیو اسٹریٹ دہلی

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا انتیس سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کرکے تنگ آگئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگوا کر استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے اس سلئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی اور تلی کو گراتی ہے - قیمت شیشی کلاں چودہ آنہ ۱۴؍ محصول دو شیشی تک ۸؍ - قیمت شیشی خورد ۸؍ محصول ڈاک ۵؍ دو شیشی تک ۶؍

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے دو تین مرتبہ کے لگانے سے ایکدم اچھا ہو جاتا ہے - قیمت فی ڈبیہ ۴؍ - محصولڈاک ایک ڈبیہ سے ۶ ڈبیہ تک ۵؍ اور بارہ ۱۲ ڈبیہ تک ۶؍

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

ضرورت ہے

(۱) دو احمدی نیک دیانتدار - خواندہ چست جوان خدمتگاروں کی - متاہل کو ترجیح دیجائے گی - مشاہرہ فی کس للعہ خشک آیندہ عہ تک ترقی کی اُمید - اگر محرری کے قابل ہووے تو کسی وقت محرر بن سکتے ہیں اور اسطرح اور بھی ترقی ہو سکتی ہو

(۲) ایک قانون دان ملازم کی جو کسی وکیل کا منشی رہ چکا ہو اور ہوشیار اور کارگزار سمجھدار اور نیک ہو اور لیاقت عمدہ رکھتا ہو مشاہرہ ... سے ... تک احمدی کو ترجیح دی جاوے گی ۔

(۳) ایک احمدی ہسپتال اسسٹنٹ کی - اگر پنشنر ہو مگر کام کے قابل ہو تو بھی مضائقہ نہیں باقی شرائط بذریعہ خط و کتابت طے ہونگی - درخواست معہ اسناد لیاقت و کارگزاری بہت جلد آنی چاہئیں -

الراقم خانصاحب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمے کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است - یہ سرمہ دھند - جالا - پھولا - پڑوال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے - قیمت سرمہ اول فی تولہ ۶؍ - دوم عہ قسم سوم عہ اصلی ممیرا جس کی قیمت للعہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اسکی رعایتی قیمت سے ... فی تولہ کردی ہے - بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے - ترکیب استعمال ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاتا ہے یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں تو انکے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضاء - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقار و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت - فساد بلغم و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں - قیمت قسم اول ۱۲؍ تولہ قسم دوم ۸؍ ہے

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید - ماشی ریشمی اور سوتی ٹسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں ؛

المشتہر

احمد نور - کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرب جنسی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں - قیمت مبلغ دس عہ روپے ہے - اور بدر ایجنسی قادیان سے ملسکتی ہے ؛